



سوال

(153) اگر جانور خریدنے کے باوجود قربانی نہ کرے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید نے ایک جانور بارادہ قربانی خرید کیا اور کسی وجہ سے اس کی قربانی نہیں ہوئی اور ایام قربانی گزرنے لگے۔ اب اس جانور کی قربانی دوسرے سال یا قضا درمیان سال کے جائز ہوگی یا نہیں اور اگر دوسرے سال جائز ہو تو ادا ہوگی یا قضا تو اس جانور کو دوسرے مصرف میں مثل عقیقہ یا ولیمہ وغیرہ کے لانا درست ہے یا نہیں؟ اس کا جواب قرآن و حدیث صحیح سے ارقام فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں کہ اگر کوئی شخص بہ نیت اضحیہ جانور خریدے اور کسی وجہ سے قربانی نہ کرے اور ایام قربانی گزر جائیں تو اس جانور کو کیا کرے؟ کسی آیت یا حدیث سے اس کا صاف صاف پتہ نہیں چلتا۔ لیکن اگر اس مسئلے کو مسئلہ ہدی عمرہ پر، جو حدیث صحیح میں وارد ہے قیاس کریں تو اس سے یہ بات ثابت ہوگی کہ ایسے شخص کو درمیان سال کے اس جانور کی قربانی کرنی چاہیے۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ 6ھ میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ عمرہ کے قصد سے احرام باندھے ہوئے مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے۔ مکہ والوں نے آگے بڑھ کر آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو مکہ میں جانے اور عمرہ کرنے سے حدیبیہ کے مقام میں روک دیا، ہر چند اس کی طرف سے کہا گیا کہ ہم لوگ صرف عمرہ کرنے کو آئے ہیں۔ عمرہ کر کے چلے جائیں گے لڑنے کو نہیں آئے ہیں، تب بھی مکہ والوں نے نہیں مانا اور اس سال عمرہ کرنے سے روک دیا۔ مجبوری آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے عمرہ کا احرام اتارا اور ہدی عمرے، یعنی جانور جو عمرہ میں قربانی کرنے کے لیے ساتھ لائے تھے ان کو ذبح کیا۔ حالانکہ ہدی عمرہ کے ذبح کرنے کی جگہ شرعاً مقرر ہے وہ حرم ہے نہ کہ حرم سے خارج اور یہ جگہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ عنہم اجمعین نے ذبح کیا تھا حرم سے خارج ہے جیسا کہ سورۃ الفتح (پارہ 26، رکوع: 11)

بِئْسَ الَّذِینَ کَفَرُوا وَصَدُّوا عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاللَّهُ مَعُوقِفَانِ یَبْلُغُ مَجَلَدٌ ۚ ۲۵ ... سورۃ الفتح

یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تمہیں مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو بھی، اس حال میں کہ وہ اس سے روکے ہوئے تھے۔ کہ اپنی جگہ تک پہنچیں۔ سے ظاہر ہے نیز صحیح بخاری میں ہے:

والحدیث خارج من الحرم [1] (حدیث حرم سے خارج ہے)

فتح الباری (2/193 مطبوعہ دہلی) میں ہے :

الکلام الشافعی فی "الام"، وحدث ان بعضنا فی اهل وبعثنا فی الحرم، لکن انما نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اهل استرلابتہ اللہ تعالیٰ: وصدوکم عن المسجد الحرام والندی مکتوفان یبلغنہم حذو قال: وحدث البدی عند اهل العلم الحرم وقد اخذ اللہ تعالیٰ انہم صدوہم عن ذلک اہ"

یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے۔ ان سے مروی ہے کہ اس (حدیث) کا کچھ حصہ حل میں اور کچھ حرم میں ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حل میں نحر کیا، اس کی دلیل یہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

وَصَدَّكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْبَيْتِ الْمُحَرَّمِ أَنْ يَبْلُغَ حُدُودَهُ ... سورة الفتح ۲۵

اور تمہیں مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو بھی، اس حال میں کہ وہ اس سے روکے ہوئے تھے کہ اپنی جگہ تک پہنچیں۔ امام صاحب نے کہا کہ اہل علم کے نزدیک ہدی کے ذبح کرنے کی جگہ حرم ہے اور اللہ تعالیٰ نے (مذکورہ بالا فرمان میں) یہ خبر دی ہے کہ انہوں نے ان (مسلمانوں) کو اس سے روکا۔

صحیح بخاری میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے :

"خرجنا مع ابی صلی اللہ علیہ وسلم مستترین فما لکفار قریش دون البیت فخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وعلق رأسہ" [2]

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کرنے کے لیے نکلے تو کفار قریش بیت اللہ کے سامنے حائل ہو گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیث ہی میں قربانی کا جانور) اپنا اونٹ نحر کیا اور سر منڈوایا۔

مسور بن مخرمہ وغیرہ کی حدیث میں ہے :

"فلما فرغ من تحنیتہ الختیب، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تضایر: "فَوَدَّعَا غُرُوحًا ثُمَّ اَعْلَشُوا..... اَلِی قَوْلِهِ: فَمَا رَاوَالِدُكَ قَا مَوَاغِرًا" [3]

جب عہد نامہ کی تحریر سے فراغت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین سے) فرمایا: "اٹھو! قربانیاں کرو اور پھر اپنے سر منڈولو"۔۔۔ جب انہوں نے یہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا جانور نحر کرتے ہوئے) دیکھا تو وہ لٹھے اور انہوں نے قربانیاں کیں۔

اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اگر عمرے میں کوئی شخص با ارادہ قربانی جانور خرید کرے اور حرم تک، جو اس کے ذبح کی جگہ شرعاً مقرر ہے۔ لے جانے سے روکا جائے تو اس کو جہاں روکا گیا ہے ذبح کر دینا چاہیے اور اس کے حق میں حرم کی تخصیص ساقط ہے۔ تو جس طرح ہدی عمرہ کے ذبح کی ایک خاص جگہ حرم مقرر ہے۔ اسی طرح ذبح اضیہ کا ایک خاص وقت (بقر عید کا دن یا اس کے بعد تک کسی دن) مقرر ہے۔ فرق دونوں میں سے صرف جگہ اور وقت کا ہے تو جس طرح ہدی میں مجبوری کی حالت میں جگہ کی قید ساقط ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اضیہ میں بھی مجبوری کی حالت میں قیاساً علیہ وقت کی قید ساقط ہو سکتی ہے۔ اگر اس مسئلہ کو نماز کے مسئلہ پر قیاس کریں تو اس سے بھی وہی ثابت ہوگا جو مسئلہ ہدی عمرہ پر قیاس کرنے سے ثابت ہوتا ہے۔ ایسے شخص کو اثنائے سال میں اس جانور کی قربانی کرنی چاہیے۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ نماز پنجگانہ کے اوقات مقرر ہیں اور یہ بات سب لوگ جانتے ہیں۔ سورت نساء (رکوع: 15) میں ہے :

إِنَّ الضَّلُوءَةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا ... سورة النساء ۱۰۳



بے شک نماز ایمان والوں پر ہمیشہ سے ایسا فرض ہے جس کا وقت مقرر کیا ہوا ہے۔

حالانکہ احزاب کی لڑائی ہی میں مجبوری سے ظہر، عصر، مغرب کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضوان اللہ عنہم اجمعین نہیں پڑھ سکے۔ جب لڑائی سے فارغ ہوئے، تب عشاء کے وقت چاروں نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اکھٹی پڑھیں تو جس طرح نمازوں میں وقت شرع میں مقرر ہے اسی طرح اضیجہ کا وقت بھی شرع میں مقرر ہے اور جس طرح مجبوری کی حالت میں نمازوں میں وقت کی قید ساقط ہوگئی، اسی طرح مجبوری کی حالت میں اضیجہ میں بھی قیاساً علیہ وقت کی قید ساقط ہو سکتی ہے۔ یعنی اگر بوجہ مجبوری وقت مقرر پر قربانی نہ ہو سکے تو جب مجبوری رفع ہو جائے، اس وقت قربانی کرے اور قربانی کو باصطلاح فقہا قضا کہیں گے، کیونکہ ادا و قضا میں باصطلاح فقہاء یہی فرق ہے کہ جس کام کا جو وقت شرعاً مقرر ہے اگر اس کو اس کے وقت پر کیا تو اس کا نام ادا ہے اور وقت مقرر کے گزر جانے پر کیا تو قضا ہے۔ واضح رہے کہ ان دونوں قیاسوں سے صرف اسی شخص کے حق میں وقت کی قید کا سقوط ثابت ہوگا، جس نے قربانی وقت مقرر پر بوجہ مجبوری نہیں کی، نہ اس شخص کے حق میں جس نے بلاعذر وقت مقرر پر قربانی نہیں کی۔ اس کے حق میں وقت کی قید کا سقوط ان قیاسوں سے ثابت نہیں ہوگا اور کوئی دوسری دلیل جس سے آخر الذکر شخص کی نسبت کوئی حکم ثابت ہو اس وقت پیش نظر نہیں ہے۔ لعل اللہ بحدث بعد ذلک امر۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

[1] - صحیح البخاری (2/643)

[2] - صحیح البخاری رقم الحدیث (1717)

[3] - صحیح البخاری رقم الحدیث (2581)

حداماً عنہدی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاة، صفحہ: 311

محدث فتویٰ